

# علماء دیوبند نور مجسم

اہل سنت و جماعت کا عقیدہ نور کے بارے میں دورِ حاضر کے دیوبندی علماء اسے قرآن و حدیث سے بغاوت ..... شرک و کفر کہتے نہیں تھکتے ..... حالانکہ ان کے صفِ اول کے علماء اسی عقیدہ کے قائل تھے۔ لیکن دورِ حاضر کے دیوبندی علماء کو یہ عقیدہ کفر و شرک اور قرآن و حدیث سے بغاوت لگتا ہے۔

جبکہ جب ان کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے تو دیوبندیوں کا پیر پرستی کرتے ہوئے اپنے مولویوں کو نور مجسم لکھا ہے۔ آئیے وہ عبارات و حوالے دیکھتے ہیں۔ اور دیوبندیوں سے سوال کرتے ہیں کہ کیا اب یہ قرآن و حدیث سے بغاوت نہیں؟؟ کیا صرف بغاوت جب ہی ہے کہ جب یہ عقیدہ نبی کریم ﷺ کے لیے مانا جائے؟؟

چھپائے جامدہ فانوس کیونکہ شمع روشن کو  
تھی اس نور مجسم کے کفن میں وہی عربانی

﴿ مرثیہ گنگوہی ، صفحہ ۱۶ ﴾

یعنی بس طرح فانوس روشن کو نہیں چھپا سکتا بلکہ فانوس کے باوجود بھی شمع کی روشنی بدستور رہتی ہے اسی طرح گنگوہی صاحب جو نور مجسم تھے ان کا نور بھی کفن کے باوجود بھی روشن اور عریاں تھا اس شعر میں صاف طور پر گنگوہی صاحب کو نور مجسم کہا ہے حالانکہ یہ لوگ حضور ﷺ کو نور مجسم ہونے کو نہیں مانتے اور رکھنے ہیں کہ وہ ہمارے جسے بشر



تھے۔ معاذ اللہ عزوجل

ضرورت قابلیت کی تو ہر حالت میں ہے لیکن  
قریب و دور یکساں ہر کی ہے نور افشانی

﴿ مرثیہ گنگوہی ، صفحہ ۱۶ ﴾

یعنی گنگوہی صاحب آفتاب ہیں اور ان کی نور افشانی دور و نزدیک یکساں ہے یعنی ہر جگہ ہے مگر قابلیت کی ضرورت  
ہے جس سے اس آفتاب کے نور کو ہر جگہ دور و نزدیک دیکھ سکے۔

اشرف علی تھانوی اپنی کتاب ارواحِ ثلاثہ میں لکھتا ہے کہ

مولوی نظام الدین صاحب مغربی حیدر آبادی مرحوم نے جو مولانا رفیع الدین صاحب سے بیعت تھے اور صالحین  
میں سے تھے احقر سے فرمایا جبکہ حیدر آباد گیا ہوا تھا کہ مولانا رفیع الدین فرماتے تھے کہ میں پچیس برس حضرت  
مولانا نانوتوی کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اور کبھی بلا وضو نہیں گیا۔ میں نے انسانیت سے بالا درجہ ان کا دیکھا ہے  
وہ شخص ایک فرشتہ مقرب تھا جو انسانوں میں ظاہر کیا گیا۔

﴿ ارواحِ ثلاثہ ، صفحہ ۲۳۱ ، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور ﴾

یہ ہے دیوبندیوں کی پیر پرستی! نا نوتوی جو ختم النبوت کا منکر ہے..... نا نوتوی جو امتی کا اعمال میں نبی سے بڑھ



نا نوتوی بانی دارالعلوم دیوبند کی **قبر عین کسی بنی کی قبر** میں ہے۔

﴿ مبشرات درالعلوم ، صفحہ ۳۶ ، مطبوعہ محکمہ نشر و اشاعت دارالعلوم دیوبند انڈیا ﴾

گنگوہی صاحب کی قبر کو طور سے، خود کو موسیٰ علیہ السلام سے اور گنگوہی صاحب کو رب العالمین سے تشبیہ دے کو شیخ الہند صاحب بار بار کہہ رہے ہیں ” **رب ادنیٰ انظر الیک** “ یعنی اے میرے رب! تو مجھے اپنی ذات دکھاتا کہ میں تیرا دیدار کروں۔ معلوم ہوا کہ فخر دو عالم ﷺ سے گنگوہی صاحب کو بایں وجہ فوقیت دی جا رہی تھی کہ مولوی محمود الحسن صاحب انھیں منصب الوہیت پر فائز کر چکے تھے۔

سمجھ میں نہیں آت کہ اس کشف سے موصوف کی کیا مراد ہے کیا دیوبند میں کسی بنی کی قبر پہلے موجود تھی جسے خالی کر لیا گیا اور نا نوتوی صاحب کو وہاں دفن کیا گیا اگر ایسا ہے تو اس بنی کی قبر کی نشاندہی کس نے کی؟ اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر اس کشف سے موصوف کی کیا مراد ہے؟ اگر لفظوں کے الٹ پھیر سے صرف نظر کر لیا جائے تو ہو سکتا ہے غیر واضح الفاظ میں وہ یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ نا نوتوی صاحب کی قبر عین کسی بنی کی قبر ہے اور یہی زیادہ قرین قیاس بھی معلوم ہوتا ہے کیونکہ نا نوتوی صاحب کے حق میں اگرچہ کھل کر نبوت کا دعویٰ نہیں کیا گیا لیکن دیوبندی زبان سے روایت ضرور نقل کی گئی ہے کہ ان پر کبھی نزول وحی کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ جیسا گیلانی صاحب نے اپنی کتاب سوانح قاسمی میں لکھی۔

﴿ سوانح قاسمی ، جلد ۱ ، صفحہ ۲۵۸ ، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور ﴾

دیکھا آپ نے کسی کے بارے میں نبوت کا دعویٰ ہو رہا ہے..... تو کسی کے بارے میں منصب الوہیت کا



جس شخص نے حبیب پروردگار اور عالمِ اولین و آخرین کا شیطان سے کم علم بتایا اور جس کے کفر و ارتداد پر علمائے عرب و عجم کا اتفاق ہے، اسے کامل بتانا ، نور ہی نور ٹھہرانا ، حرم کو اس سرپائے ظلمت سے چمکانا اور مولوی رشید احمد گنگوہی جیسے اللہ و رسول کے کھلے دشمن کو قطب الارشاد قرار دینا معلوم نہیں کیسی دینداری اور کہاں کی دیانت داری ہے؟؟

اب مولوی حسین احمد گاندھوی صاحب کا یہ منصب و مقام بھی ملاحظہ فرمائیے :

اب یہ دیکھتے ہیں کہ وہ ( مولوی حسین احمد صاحب ) **عالم نور** میں رہتے ہیں۔ ان کی آنکھوں میں بھی نور ہے، ان کے داہنے نور ہے، ان کے بائیں نور ہے ، ان کے چاروں طرف نور ہی نور ہے ، وہ **خود نور** ہو گئے ہیں

﴿ شیخ الاسلام نمبر ، ص ۱۲ ﴾

جب یہی الفاظ مسلمانانِ اہلسنت و جماعت کی زبان سے سرور کون و مکاں ﷺ کے لیے استعمال ہوتے ہیں تو دیوبندی حضرات کفر و شرک کی توپوں سے دھواں دار گولہ باری شروع کر دیتے ہیں اور اس عقیدے کو قرآن و حدیث کی تعلیمات سے سراسر بغاوت قرار دیتے ہیں۔ لیکن وہی عقیدہ اگر سید المرسلین ﷺ کے بجائے گاندھوی صاحب سے متعلق کر دیا جائے تو عین ایمان ہو جاتا ہے۔ اب نہ کفر و شرک رہا ، نہ قرآن و حدیث کی تعلیمات سے بغاوت رہی۔ اس ستم ظریفی کا جواب کیا؟؟ اسلام کو اس طرح بازتچہ اطفال بنانے والوں کو اللہ تعالیٰ ہی راہِ ہدایت دکھائے۔ آمین